34674 ـ ناجائز لباس فروخت كرنا

سوال

میں نے بعض لوگوں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ:
عورتوں كا وہ لباس ساتر نہ ہو ـ يعنى چھوٹی اور ہاف قميص وغيرہ ـ فروخت كرنا يا سلائى كرنا جائز ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عمر بن خطاب رضى اللہ تعالى عنہ كو سرخ ريشم كا كپڑا ہديہ ديا تھا، اور جب عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے وہ زيب تن كيا اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں زيب تن كيے ہوئے ديكھا تو فرمانے لگے:
" ميں نے تو تمہيں اس ليے ديا تھا كہ تم اسے ہديہ كردو " تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے دور جاہليت كے ايك دوست كو ہديہ كرديا تھا، تو كيا اس كى يہ كلام صحيح ہے؟
اور اگر صحيح ہے تو كيا يہ ممكن ہے كہ اس پر قياس كرتے ہوئے سگرٹ اور تمباكو، اور ليڈيز پينٹ شرٹ اور زنانہ و مردانہ بے پردہ لباس كى فروخت جائز ہے ؟
حالانكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:
اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو اور برائى و گناہ اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو.
ميرى گزارش ہے كہ اس كى وضاحت كريں اللہ تعالى آپ كى حفاظت فرمائے اور اپنى نگہبانى ميں ركھے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ حديث امام بخارى نے (2104) اور امام مسلم نے (2068) نے اپنى اپنى صحيح اور دوسرے محدثين نے بھى اپنى كتابوں ميں كئى ايك مقامات پر كئى ايك طرق سے روايت كى ہے، جس ميں سے امام بخارى كى مندرجہ ذيل حديث (باب ما يكرہ لبسہ للرجال والنساء) عورتوں اور مردوں كے ليے ناپسنديدہ لباس كے باب ميں سالم بن عبداللہ عن ابيہ كے طريق سے روايت كى گئى ہے:

سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہما) سے بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عمر رضى اللہ تعالى عنہ كے پاس ريشمى يا ريشمى آميزش والا جبہ بھيجا، تو نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں زيب تن كيے ہوئے ديكھا اور فرمانے لگے:

" یہ میں تیرے پہننے کے لیے تو نہیں بھیجا تھا، بلکہ یہ تو وہ شخص زیب تن کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو، میں نے تو اس لیے تیرے پاس بھیجا تھا کہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے یعنی اسے فروخت کردے"

اور یہ حدیث ایسے لباس کی تجارت کے جواز پر دلالت کرتی ہے جس کا استعمال ایک وجہ سے جائز ہو اور کسی اور وجہ سے جائز نہ ہو، اور اس کا ہبہ اور صدقہ کرنا جائز ہو، اور جو کوئی اس لباس کو خریدے یا اسے بطور ہدیہ وغیرہ دیا گیا ہو اسے چاہیے کہ وہ اسے مباح طریقہ سے استعمال کرے نہ کہ ممنوعہ طریقہ سے، اس کی مثلا یہ ہے کہ:

سونے کے زیور اور اسلحہ اور چاقو چھریاں اور انگور وغیرہ ان کا استعمال مباح میں بھی ممکن ہے اور حرام کام میں بھی استعمال کرنا ممکن ہے، لہذا ان کی تجارت کرنی اور انہیں ہبہ وغیرہ کرنا بھی جائز ہے.

اور جس نے اس کی خریداری کی یا مثلا اسے ہبہ کیا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے مباح اور جائز ہبہ اور فروخت وغیرہ میں استعمال کرے، نہ کہ اس سے حرام اور ممنوعہ طریقہ پر فائدہ حاصل کرتا پھرے.

لیکن جس چیز کا ہر حالت اور ہر طرح استعمال حرام ہو تو اس کی تجارت کرنا اور اسے ہبہ کرنا جائز نہیں، مثلا خنزیر، شیر، اور بھیڑیا، جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اسے فروخت کرنے کی حدیث میں دلیل نہیں ہے، لہذا سگرٹ، اور تمباکو، اور مردانہ و زنانہ بے پردہ لباس کی فروخت کو ان اشیاء کی فروخت پر قیاس کرنا جو کسی وجہ سے استعمال کرنی جائز ہے اور کسی وجہ سے ناجائز، اور کسی حالت میں ان کا استعمال کرنا ممنوع ہے تو ایک حالت میں وہ استعمال کی جاسکتی ہیں، اس لیے کہ سگرٹ اورتمباکو اور بے پردہ لباس کا استعمال ہر حالت میں حرام ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے .